مشرق وسطیٰ

کویت: "امن، باہمی اعتماد اور انصاف" کے لیے... "منتظر اور پرامید" رہو۔ کویتی بشپ کا بیان

کویت کی آزادی کے تین ماہ بعد وہاں عیسائی وکر فرانسس ایڈیوڈاکس مکالیف وطن واپس لوٹے اور عراقی قبضے کے دوران میں کیتھولک برادری پر جو کچھ بیتی، اس کی تفصیل "ویٹیکن ریڈیو" کو ایک انٹرویو میں سنائی۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ خلیج فارس کے علاقے میں موجودہ حالات میں منصفانہ امن، مکالمے اور باہمی تعاون کے لیے وہاں کا چرچ کیا خدمات انجام دے رہا ہے۔ عراقی افواج کے قبضے کے دوران میں چرچ پر بیتنے والے حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ 2- اگست 1990ء کو حملے کے وقت کویت میں پچاس سے ساٹھ ہزار کیتھولک موجود تھے۔ پروٹسٹنٹ اور آرتھوڈوکس برادریاں ان کے علاوہ تھیں۔ قبضے کے دوران میں صرف تین سے چار ہزار کیتھولک وہاں مقیم رہے۔ جناب مکالیف نے زور دے کر کہا ہے کہ انہیں یہ کہنا پڑے گا کہ چرچ کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے اور ہماری انفرادی حیثیت میں بھی عراقی فوجیوں نے ہمارے ساتھ عزت واحترام کا سلوک کیا۔ چرچ کی عمارات اور ہمارے گھروں کو قطعاً کوئی نقصان نہیں پہنچایا گیا۔ تاہم انہوں نے یہ ضرور کہا کہ قبضے کے دوران میں انہیں شدید تنہائی کا احساس رہا کیوں کہ وہ باہر کی دنیا سے کوئی رابطہ نہ رکھتے تھے۔ خبروں کے لیے ایک چھوٹے ریڈیو سے ریڈیو سیٹ پر ان کا انحصار تھا۔ اگرچہ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ پوپ جان پال اس مرحلے پر کیا کہہ اور کیا کر رہے تھے تاہم انہیں قطعی یقین تھا کہ وہ اس مسئلے کو باہمی گفت وشنید سے حل کرنے اور امن بحال کرنے کی خاطر کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور مسلسل دعاؤں میں مصروف ہوں گے۔

کویت کی آزادی کے فوراً بعد سرکاری اور پرائیویٹ دونوں شعبوں میں کام کرنے والے بہت سے غیر ملکی کارکنوں کو واپس بلالیا گیا۔ سب سے پہلے مختلف کمپنیوں نے اپنے کارکنوں کو بلایا۔ اس کے بعد سرکاری وزارتوں، بنکوں اور تیل کمپنیوں نے ایسا ہی کیا۔ اس "واپسی" کا اندازہ اتوار کو عیسائیوں اور جمعہ کو مسلمانوں کے دینی اجتماعات میں حاضری سے لگایا جاسکتا ہے۔

خلیج کے موجودہ سیاسی تناظر میں کویت کے مستقبل کے بارے میں بشپ نے کہا کہ

اس کے لیے ہمیں صبر سے انتظار کرنا چاہیے۔ ہمیں یہ امید رکھنی چاہیے کہ وہاں امن، اعتماد اور انصاف کی فضا ضرور بحال ہوگی۔ تاہم انہوں نے مزید کہا کہ عراقی جارحیت سے لگے ہوئے زخموں کے مندمل ہونے میں کچھ وقت لگے گا۔

جناب مکالیف کو توقع ہے کہ کویت اور عراق کے مابین مسائل کا حل پُرخلوص تعمیری مکالمے سے تلاش کیا جاسکتا ہے۔ انہوں نے اپنے بیان کے آخر میں کہا کہ جہاں تک چرچ کا تعلق ہے "ہمیں مقدس باپ کی پیروی میں منصفانہ امن کے لیے کام جاری رکھنا چاہیے اور مقدس تعلیمات میں ودیعت کردہ اپنے خداوند کی ہدایات کے مطابق ہمیں برادرانہ بقائے باہمی کی عیسائی اقدار کو روشناس کرانا چاہیے۔" (رپورٹ: انٹرنیشنل فائڈز سروس)

عراق: "اقتصادی پابندیوں کے اثرات" - کیتھولک ریلیف سروس کی نظر میں

کیتھولک ہفت روزہ "یونیورس" نے اپنی ایک حالیہ اشاعت میں اس بارے میں رپورٹ شائع کی ہے کہ عراق میں کیتھولک راہبائیں کیسے کام کررہی ہیں۔ رپورٹ میں Fanciscan Missionaries of the Divine Motherhood (مقدس مادریت کی فرانسکن مشنریز) کی ایک رکن، سسٹر بی۔ کینیڈی کا تذکرہ خصوصی طور پر کیا گیا ہے۔ اس نے حالیہ مہینوں میں تین بار عراق کا دورہ کیا۔ مذکورہ راہبہ اور ان کی طرح دوسری راہباؤں کی سرپرستی فلسطین کے لیے پاپائی مشن (Pontifical Mission for Palestine) کیتھولک ریلیف سروس، "مقدس مادریت کی فرانسکن مشنریز" اور ایک جاپانی کنسورشیم کی طرف سے کی جارہی ہے۔ ذیل میں ہم ان سات نکات کو شائع کررہے ہیں جو کیتھولک ریلیف سروس کے نقطۂ نظر سے ملک کے لیے گہرے اثرات کے حامل ہیں۔ یہ وہ شعبے ہیں جن میں شاید کیتھولک ریلیف سروس اور کیتھولک راہبائیں سمجھتی ہیں کہ وہ اس معاشرے میں لوگوں کی خدمت کرسکتی ہیں۔

— عراق کے خلاف اقتصادی پابندیوں نے اندورن ملک بنیادی اشیائے خوراک اور ادویات کی قلت پیدا کردی ہے۔

— جنگ اور خانہ جنگی سے ملک کا بنیادی ڈھانچہ تقریباً تباہ ہو کر رہ گیا ہے۔

— توانائی کے بغیر پانی کی صفائی اور پینے کے پانی کی تقسیم ممکن نہیں ہے۔